نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا راشد الحق سمیع

حضرت مولانا ریاست علی صاحب بجنوریؒ کا سانحہ ارتحال

۲۰ مئی ۲۰۱۷ء کو دارالعلوم دیوبند کے سابق ناظم تعلیمات اور استاد الحدیث حضرت مولانا ریاست علی بجنوری مختصر علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا بجنوریؒ ایک جید عالم دین، نقطہ رس مدرس، باصلاحیت منتظم، بے مثال ادیب ہونے کے ساتھ ساتھ محقق اور مصنف بھی تھے، تقویٰ و دیانتداری، ذکاوت و ذہانت، اور حسن اخلاق جیسے گونا گوں خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ تھے۔ راقم نے سب سے پہلے ان کا نام دارالعلوم دیوبند کے شہرہ آفاق ترانے کے ذیل میں سنا تھا......

یہ علم و ہنر کا گہوارہ تاریخ کا وہ شہ پارہ ہے
ہر پھول یہاں ایک شعلہ ہے ہر سر یہاں مینارہ ہے

مرحوم ۹ مارچ ۱۹۴۰ء کو علی گڑھ میں پیدا ہوئے، ۱۹۵۱ء میں دارالعلوم دیوبند آئے، ۱۹۵۸ء میں دورہ حدیث سے فراغت حاصل کی، فراغت کے بعد بھی اپنے شیخ حضرت مولانا فخر الدین مراد آبادیؒ، صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند کی صحبت میں استفادہ کرتے رہے۔ ۱۹۷۲ء میں دارالعلوم دیوبند میں مدرس مقرر ہوئے، ماہنامہ دارالعلوم کے مدیر، ۱۹۸۵ء میں مجلس شوریٰ نے آپ کو مجلس تعلیمی کا ناظم مقرر کیا، ۱۹۸۸ء میں آپ کو شیخ الہند اکیڈمی کا نگران مقرر کیا گیا۔ مرحوم ۱۰ سال تک جمعیۃ علماء ہند کے نائب امیر بھی رہے۔ انہوں نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کی بدولت دارالعلوم دیوبند کو بام عروج تک پہنچانے میں موثر کردار ادا کیا، یہاں تک کہ تقریباً ہزاروں صفحات پر مشتمل نو جلدوں میں ان کی شرح بخاری ''ایضاح البخاری'' کو شائع کیا جو اردو کی شروح بخاری میں منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ وفات سے دو ایک دن قبل استاد محترم قاری محمد عبداللہ صاحب بنوں کی ان سے فون پر تفصیلی بات چیت ہوئی، مولانا بجنوریؒ نے ایضاح البخاری کے حوالے سے ان کو آگاہ کیا۔ انہوں نے حضرت والد ماجد مولانا سمیع الحق صاحب کی زیر طبع تفاسیر امام لاہوریؒ کے حوالے سے بھی نیک خواہشات کا اظہار فرمایا اور کبھی پاکستان آنے کا موقع ملنے پر دارالعلوم حقانیہ آکر مولانا مدظلہ سے ملنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ ۲۰ مئی کو بعد از ظہر احاطہ مولسری میں قاری محمد عثمان منصوری کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور مزار قاسمی میں سپرد خاک کیا گیا۔ دارالعلوم حقانیہ میں مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔